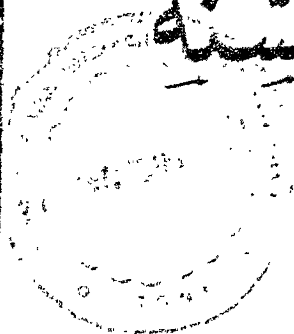
# اتباع الحسنة في

# جملة ايام السنة





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الغنی الحمید ذی العفو الواسع والعقاب الشدید من ھداہ فھو السعید السدید ومن اضلہ فھو الطریق البعید والصلوۃ والسلام علی عبدہ ورسولہ اشرف من اظلت السماء واقلت البید وعلی آلہ وصحبہ صلوۃ دائمۃ فی کل حین تنمو وتزید اما بعد جب مین تحریر سے تعلیمات ایمان و صلوۃ و صوم و زکوۃ و حج و دعا و ذکر کے فارغ ہوا تو یہ خیال آیا کہ ایک رسالہ اوسی انداز پر بیان مین ایام سال تمام کے بھی لکہنا چاہیے جس سے عمل یوم و لیلہ و اسبوع و شہر و سنہ مطابق سنت مطہرہ صحیحہ کے معلوم ہو سکے جسکے پاس یہ تعلیمات ایمان و اسلام کے ہونگے اور وہ مطابق ان تعلیمات کے صدق نیت و خلوص طویت سی سال وار عمل کریگا تو اوسکے لیے جنت نعیم بلکہ فردوس کریم نقد وقت ہی یہ اسلیے کہ جسطرح

منہیات سے بچنا ضرور ہی اسی طرح مامورات کا بجا لانا بھی مقدمہ و لازم و مستوجب
گناہوں سے سوا انبیا علیہم السلام کی کسیکو عصمت میسر نہیں ہی صحابی ہو یا اہل بیت
ولی اللہ ہو یا عالم باللہ ہو جسطرح گناہ مہلکات ہوتے ہین اسی طرح طاعات منجیات
ہین پس جس شخص کے حسنات قیامت مین سیئات پر غالب ہونگے گو ایک ہی حسنہ
کیون نہو تو وہ شخص عذاب نار سے نجات پائیگا اور جسکے سیئات حسنات پر بڑہ
جائینگے گو ایک ہی سیئہ کیون نہو تو وہ شخص معذب ہوگا اسی جگہہ سے علماء راسخین نے
کہا ہی کہ فعل مامور مقدم ہی اجتناب محظور پر تو اب ہر مومن مسلم محسن پر واجب ہی
کہ اگر بالکل اپنے وقت کو شغل عبادت خدا مین بسر نکر سکے تو جو عبادت ہر ایک دن
یا ہفتہ وار یا ماہ و یا سال یا تمام عمر مین ایکبار یا چند بار فرض ہی یا سنت حتی الامکان
اوسکے بجا لانے مین سرگرم و مستعد رہے تاکہ غدرات و فجرات کی مکافات ہوتی رہے
اور مضمون اس آیت شریف کا متحقق ہو جاے ان الحسنات یذہبن السیئات
اور مصداق اس حدیث کا پایا جاے اتبع السیئة الحسنة تمحہا پھر جو کوئی
اس مقدار سے زیادہ حسنات کریگا اوسکا اجر اور زیادہ ہوگا کیونکہ ایک حسنہ کے
لیے دس گنا ثواب تو مقرر ہی ہی لکن اللہ اپنے فضل و کرم سے ہمراہ صحت نیت
و صدق دل کے ساتھہ سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر دیتا ہی یہانتک کہ حق مین
صابرین صادقین کے فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب
اور حق مین صوم کے ارشاد کیا ہی کل عمل ابن آدم لہ الا الصوم فانہ لی وانا

اجتزی بہ اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے رفعا روایت کیا ہی آب مین اس رسالے مین
ترتیب وار ذکر بعض اعمال روز و شب اور ہفتہ وار و ماہوار و سالوار کا لکھتا ہون
عامل آخرت کو چاہیے کہ ہر ماہ مین اوس ماہ کے اعمال کا مطالعہ اس رسالے مین کرکے
اور مراتب احکام و آداب و ارکان ہر عمل کو رسائل فقہ سنت سے معلوم فرما کے کمال
خلوص کے ساتھہ بحضور قلب وہ عمل ہر ماہ مین بجالاے اور جو عمل روزانہ یا ہفتہ وار
ہی اوسپر تو مداومت کرنا ہر روز و ہر ہفتہ ہی مین ضرور ہی واللہ المستعان وبیدہ التوفیق والامتنان

## عمل روز و شب

راتدن کا عمل بنص کتاب عزیز و سنت مطہرہ نماز پنجگانہ ہی اسکو اول وقت مین
بعد طہارت وضو یا غسل سے کے برعایت آداب و سنن و اذکار بجالاے اور نماز
کو مسجد محلہ یا مسجد جامع مین جماعت کے ساتھہ ادا کرے صف اول کی بڑی
فضیلت آئی ہی اسی طرح اذان کہنے اور اوسکے جواب دینے کی پھر اقامت کہنے کی
اور مسجد کے پاک صاف رکھنے کی اور خوشبودار کرنے کی اور لزوم و جلوس کی مسجد مین
بانتظار نماز دیگر لکن عورتین گھر کی مسجد مین نماز پڑہین اونکے لیے یہی افضل ہی
مگر نماز عیدین کہ اوسدن عیدگاہ جا کر شریک نماز و دعا ہون نماز پنجگانہ کی
حفاظت کرنا اور اونکے وجوب پر ایمان لانا فرض ہے نماز فرض کو مسجد مین
اور سنن رواتب کو گھر مین ادا کرنا افضل ہے گو مسجد نبوی ہو فضائل متعلق نماز

سکے اور رکوع و سجود و خشوع کے جدا جدا حدیث میں آئے ہیں [illegible] نماز پڑھنا
افضل ہے نماز جماعت سے ہر نماز کی فضیلت منجملہ نماز پنجگانہ کی فضیلت آئی ہر ایک نماز کے
بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے پر فرشتے دعای مغفرت و رحمت کرتے ہیں
اسکا نام رباط ہے بعد نماز صبح و عصر کے مصلے پر بیٹھکر اللہ کا ذکر کرے اسکی بڑی
فضیلت آئی ہے نماز میں ہر رکن کو بعد امام کے بجالاوے اور پیش قدمی نکرے نماز
بے خضوع دل کے ایک جسم بے روح ہوتی ہے کبھی سوان حصہ کبھی نوان یا آٹھوان
یا ساتوان یا چھٹا یا پانچوان یا چوتھائی یا تہائی لکھا جاتا ہے حدیث میں تاکید آئی ہے
محافظت کرنے کی بارہ رکعت سنن رواتب پر ہر رات دن میں اور سنت ہر نماز کی
فضیلت جداگانہ کہتی ہے کسی پر وعدہ جنت کا آیا ہے اور کسی پر وعدہ حرمت نار کا
پھر فضائل فرائض کا کیا پوچھنا انکے سوا نماز وتر میں بہت ترغیب ہی ہے اللہ تعالے
وتر کو دوست رکھتا ہے بڑی فضیلت بعد نماز فرض کے نماز تہجد و اشراق کو ہے
اسکی برابر کوئی نماز نہیں ہے اگر ہمیشہ تہجد نہ پڑھ سکے تو ماہ رمضان میں تو ضرور ہی
پڑھے پھر اگر کوئی گناہ ہو جاوے دن میں یا رات میں تو نماز توبہ پڑھے اور استغفار
کرے دوسرا عمل روزانہ یہ ہے کہ ہر روز کچھ صدقہ دے اگرچہ ایک گرہ پیاز کی ہو یا
ایک ڈلی نمک کی یا دو روٹی یا دو پیسے و نحوہا تیسرا عمل روزانہ یہ ہے کہ ہر روز قرآن شریف
میں نظر کرے زیادہ نہو سکے تو ایک ہی رکوع پڑھ لیا کرے اور دیکھکر پڑھے پھر اگر ترجمہ
اردو یا فارسی یا عربی پر بھی نظر ڈالے تو نور علیٰ نور ہے اس عمل کا اثر و اجر زیادہ

ہوتا ہے جسپر مواظبت کیجاتی ہے گو قلیل ہو بخلاف اوس عمل کثیر کے جسکو انسان گاہ
گاہ کرتا ہی چوتہا عمل روزانہ یہ ہی کہ درود شریف کا وظیفہ رکھے اسکی فضیلت و منفعت
بعید و حساب ہی پانچوان عمل یہ ہی کہ کسی بیمار کی مثلاً عیادت کرے یا کسی کے جنازے
پر حاضر ہو چہٹا عمل یہ ہی کہ جب مسجد مین جاے تحیۃ المسجد پڑہ کر بیٹہے ساتوان عمل یہ ہے
کہ جتنی دیر مسجد مین ٹہیرے نیت اعتکاف کی کرے آٹھوان عمل یہ ہی کہ افشاء سلام اہل
مساجد وغیرہ پر کرے نوان عمل یہ ہی کہ ہر شخص سے باخلاق حسنہ پیش آئے دسوان عمل
یہ ہی کہ ہر روز تحصیل علم دین مین رہے غزالی نے اوقات روز و شب کے تعمیر کا
طریقہ لکہا ہی اگر موجب اوسکے کاربند ہو سکے تو بڑی سعادت ہی ہمنے ذکر اسکا دوسرے
رسالے مین کیا ہے ✢

## عمل ہفتہ

اسمین نماز جمعہ ہی یہ مثل نماز پنجگانہ کے فرض ہی جو شرائط و آداب واسطے نماز پنجگانہ کے
ہین وہی اس نماز کے لیے مقرر ہین یہ نماز فقط دو خطبون مین نماز پنجگانہ سے ممتاز ہی
پس جو فقہاء نے جو بہت سی شرائط واسطے نماز جمعہ کے لکہے ہین جیسے سلطان یا نایب
سلطان کا ہونا یا مصر جامع اور حمام کا ہونا یا تعداد جماعت کی کہ اتنے آدمی ہون
سو یہ سب شرطین بے دلیل ہین بلکہ نماز جمعہ ایک امام ایک مقتدی سے بہی ادا ہو جاتی
ہی ہان اس نماز کے لیے اول سے مسجد مین آنا اور جمعے کے دن نہانا اور خوشبو ملنا

اور خاموش رہنا اور کسیکو پامال کرنا مسنون ہے سفر السعادۃ مین جمعہ کے خصوصیات
کو بہت لطف سے بیان کیا ہے اور وہ خصائص غالباً حدیث سے بھی ثابت ہین ۳۲ یا
۳۳ یا ۱۰۱ آنحضرت اسدن کی بہت تعظیم کرتے اور انواع تشریف و تکریم کے ساتھ
خاص فرماتے اور انواع عبادات بجالاتے اسدن کثرت درود کی فضیلت نسبت
اور ایام کے زیادہ تر ہے اس دن مین ایک ساعت خفیف ہوتی ہے جو کوئی نماز مین
اوسدم اللہ سے دعا کرتا ہے وہ دعا قبول ہوتی ہے اس ساعت کی تعیین مین بڑا اختلاف
ہے دو قول قوی ہین ایک یہ کہ امام کے منبر پر بیٹھنے سے تا ختم نماز وہ ساعت ہوتی
ہے اسکو ابو موسی اشعری نے رفعاً روایت کیا ہے رواہ مسلم دوسرے یہ کہ درمیان
نماز عصر و غروب آفتاب کے ہوتی ہے رواہ اہل السنن عن عبد اللہ بن سلام
وجابر ہمنے اس ساعت کا تجربہ کیا ہے قبول دعا مین اثر تمام پایا وللہ الحمد ترک جمعہ سے
دل پر مہر لگ جاتی ہے تارک لائق اسکے ہوتا ہے کہ اوسکو آگ مین جلا دیا جائے احادیث
صحیحہ دلیل ہین اس بات پر کہ وقت نماز جمعے کا وقت زوال و قبل زوال کے ہوتا ہے
خطبے کا مختصر ہونا اور نماز کا مطول ہونا دلیل ہے فہم و فقہ پر جمعے کے لیے سنت سے
ایک ہی اذان ثابت ہے جو امام کے سامنے کھڑے ہو کر اوسکا کہنا ضرور نہین ہے
حضرت نے ہر دو خطبہ جمعہ کو کبھی ترک نہین کیا یہ خطبہ سنت موکدہ ہے اسکا عربی زبان مین
ہونا اوسوقت سے اسوقت تک سلفاً و خلفاً چلا آیا ہے عرب و عجم سب جگہہ مین وقت
خطبے کے تحیۃ المسجد پڑھنا درست ہے ۳ شب جمعہ و روز جمعہ مین سورہ کہف کے پڑہنے کی

بڑی فضیلت آئی ہے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جسنے دن جمعے کے سورۂ کہف پڑھی
اوسکے پانون کے نیچے سے ابر آسمان تک ایک نور چمکتا ہی جو دن قیامت کے
روشن ہوگا اور جو کچھہ اوس سے درمیان دونون جمعون کے ہوا ہی وہ بخشدیا جاتا ہے
رواہ ابن مردویہ باسناد لا باس بہ اور حدیث ابی امامہ مین فرمایا ہی جسنے شب جمعہ
و روز جمعہ مین سورۂ حم الدخان پڑہے اوسکے لیے جنت مین ایک گھر بنایا جاتا ہے
رواہ الطبرانی والاصبہانی ۳ ایک عمل ہفتہ وار یہ ہی کہ ہر ہفتے مین ایک ختم قرآن
کریم کا کرے طریقہ ختم کا کتاب الدار والدوار مین لکھا گیا ہی اور ختم فمی بشوق معروف
ہی اس جگہہ فضائل تلاوت قرآن کے لکھنا کچھہ ضرور نہین ہی رسالہ فصل الخطاب
فی فضل الکتاب مین اسکا بیان ہوچکا ہی ۴ اگر عالم ہی تو ہفتے مین ایکبار وعظ کہے
وعظ مین قصہ گوئی اور روایات موضوعہ وضعیفہ کے بیان کرنے سے محترز رہے
اگر اہل محلہ وشہر وعظ نہ سنین تو اپنے ہی گھر والون کو نصیحت کرے وعظ سناے
اللہ تعالی نے فرمایا ہے قوا انفسکم واهلیکم نارا اگر ایسا نکریگا تو اوس سے سخت مواخذہ
دن قیامت کے ہوگا پہلے اپنے اہل بیت کو نماز روزہ زکوۃ حج پر قائم کرے اور
مسائل ضروری سکھاے تاکہ یہ اعمال صورت مطلوب پر واقع ہون جب وے ان اعمال پر
قائم دائم ہوجائین تو پھر احوال قبر وحشر ونشر وجنت ونار پر آگاہ کرے اس سے دنیا مین
زہد اور آخرت مین رغبت پیدا ہوتی ہی اور جب تک کسی دل مین اللہ کا خوف اور
دوزخ کا ڈر نہین آتا تب تک بچنا گناہ سے مشکل ہے کیونکہ ایسے لوگ بہت نایاب ہین

جبکی فطرت مین گناہ سے نفرت جبلی ہو اسی و عظ کے ضمن مین دعوت طرف اتفاق کرنے کے کرے اور سیئات کے انجام بد پر اطلاع بخشے اور جو شخص عالم نہو وہ کسی عالم دیندار تقوی شعار کا وعظ سنے اور اپنے گھروالون کو سنوائے جو لوگ ایسا نہین کرتے ہین اونکا دل سخت ہو جاتا ہی اونکو کوئی حلاوت اعمال صالح کی نہین ملتی وہ ہر خیر سے محروم رہتے ہین ایک عبادت ہفتے کی صوم دوشنبہ و پنجشنبہ و صوم چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ و یکشنبہ ہے ان روزون کی فضیلت مین حدیثین آئی ہین اور صوم یوم و افطار یوم کو صوم داود علیہ السلام فرماکر افضل ٹھیرایا ہے

## عمل ماہ

ایک عمل تلاوت قرآن مجید ہی اگر ہفتہ وار ختم نکرسے تو ماہ مین ایک ختم تو ضرور ہی کرے اس سے کم پر راضی نہو دوسرا عمل صوم ایام بیض ہے یعنی ۱۳ ۱۴ ۱۵ کو روزہ رکھے جو شخص یہ روزے رکھتا ہی اور پہر ماہ رمضان مین صائم ہوتا ہی اوسنے گویا سال تمام کے روزے رکھے اسلیے کہ ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے یا کبھی عشرۂ اولی مین تین روزے رکھے اور کبھی عشرۂ اوسط مین اور کبھی عشرۂ اخیر مین یا ہر ایک عشرے مین ایک ایک روزہ رکھکر ہر ماہ مین تین روزے پورے کرے اور جب جمعے کے دن روزہ رکھے تو ایکدن اور اوسکے ساتھہ ملالے جمعرات خواہ سنیچر کیونکہ تنہا روزہ جمعے کا مکروہ ہے پہر جو اذکار و ادعیہ اوقات حاجات مین آئے ہین جیسے رویت ہلال و نحوہا اونکو

وقت پیش آنے حاجت کے اوس مادہ مین پڑھے یہ ادعیہ و اذکار کتاب عدۃ و رسالہ
زیادۃ الایمان مین لکھی ہین پہر جسکا نان نفقہ اسکے ذمے پر واجب ہی اوسکا نان نفقہ
موافق رواج کے ہر ماہ مین بلا نقصان وقت معین پر دیتا رہے جیسے زوجہ اولاد
و خدام وغیرہ اگر کسی کا حق رہ جائیگا تو سخت مواخذہ ہوگا حقوق عباد کا مواخذہ
بہ نسبت حقوق خدا کے بہت سخت ہونیوالا ہی نری توبہ سی یہ حق معاف نہین ہوتا
جب تک حقدار معاف نکرے بڑی ہلاکت قیامت مین مومن کو انہین حقوق
کی جہت سی ہوگی پہر جسکے ماں باپ دونون یا ایک زندہ ہون اونکی خدمتمین
راتدن ہفتہ وار جسطرح موقع ہوگا رہے تخلف و عقوق نکرے ماں باپکی
نافرمانی کرنا باوجود بجالانے اعمال صالحہ کے موجب دخول نار ہوتا ہی اللہ نے
شکر ماں باپ کا اپنے شکر کے ساتھہ طلب کیا ہی بیان انکے حقوق کا رسالہ
اسعاد العباد مین لکھا گیا ہی اگر ماں باپ نہون تو اونکے لیے دعا و استغفار کرتا رہے
بشرطیکہ مومن ہون مشرک نہون پہر طالب علم اور عالم کو چاہیے کہ اوسکا علم ہر مہینے
مین ماہ گذشتہ سے زیادہ ہوتا جاوے رب زدنی علما اللہ نے علم کو عبادت پر
فضیلت بخشی ہے ایک فقیہ یعنی عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ تر سخت ہوتا ہے
ہمکو دوسرے کی عبادت سی کچہہ نفع حاصل نہین ہوگا ہمارے علم سے ہمکو اور غیر کو
دونون کو نفع حاصل ہوتا ہی لیکن اکثر جاہل بیوقوف قدر اس نعمت کی نہین جانتے
جتنا اعتقاد اہل عبادت کے ساتھہ رکھتے ہین اوتنے معتقد علما کے نہین ہوتے

یہ دلیل ہے شقاوت کی حالانکہ اگر علما خوش عقیدہ یا خوش عمل اللہ کے ولی نہین ہین تو پھر اوسکے بندون مین کوئی بہی اوسکا ولی نہیں ہوگا عالم باللہ ہر حال مین جاہل سے افضل ہے جس طرح کہ موحد فاسق مشرک متقی سے بہتر ہوتا ہے بڑی ولایت اللہ کی یہ ہے کہ اللہ سے ڈرے قال تعالی ان اولیاءہ الا المتقون غیر متقی ہرگز اللہ کا ولی نہین ہوگا اگرچہ اوس سے ظہور کرامات کا ہوا کرے ابو ہریرہ کہتے ہین بعض لوگ اس امت کے حضرت کے ارد گرد بیٹھے تھے فرمایا اکفلوني بست اکفل لکم بالجنة قلت ما ھي یا رسول الله قال الصلوة والزکوة والامانة والفرج والبطن واللسان رواہ الطبراني في الاوسط باسناد لا باس به وله شواهد کثيرة اس حدیث مین تین چیزین منجملہ منجیات کے ذکر کین نماز زکوۃ امانت اور تین چیزین منجملہ مہلکات کے بیان کین شرمگاہ شکم زبان ہمنے بیان انکا رسالہ لسان الفرقان مین لکہا ہے سو جو شخص فعل و ترک مین متصف ساتھ ان صفتون کے ہوگا وہ انشاء اللہ ناجی جنتی ہے وللہ الحمد

## عمل سالنامہ

سال کے گذر جانے پر دینا زکوۃ کا لازم آتا ہے یہ فرض ہے مثل نماز روزہ وحج کے واجب ہے بلا تفاوت تارک عامد انکا بموجب ادلہ کتاب و سنت کافر حلال الدم والمال ہو جاتا ہے ہمنے بیان ان ارکان اربعہ اسلام کا رسالہ ضوء الشمس بدلیل المتقدمہ

و تقلیدات مین کیا ہی ہر سال مین مسلمان پر دو فرض ہین ایک زکوۃ دینا دوسرے
ماہ رمضان کا روزہ رکھنا زکوۃ کے لیے تین مہینے بہتر ہوتی ہین ماہ صیام کا
پہلا عشرہ ماہ ذیحجہ کا یا پہلا عشرہ محرم کا اور اگر کسی اور مہینے مین زکوۃ دیتا ہے تو
بھی ادا ہو جاتی ہی مگر ان مہینون مین زکوۃ دینے سے فضیلت زمان کی بھی
ہاتھ آتی ہے اور انتظام رہتا ہی اور اجر زائد ملتا ہی منجملہ عبادات سالتمام کے
وہ نمازین ہین جو حاجت کے لیے مقرر ہین جیسے نماز کسوف یا خسوف یا استسقاء
ونحوہا اگر پیش آوین اور نماز عیدین کہ سنت یا واجب ہین یا دیگر صدقات کفارات
و ضیافات جو سوای زکوۃ واجب کے ہوتی ہین یا سفر طاعت جیسے طلب علم کے
لیے رحلت کرنا ونحو ذلک پھر منجملہ عبادات سالتمام کے ایک صوم شش عید ہی
اسکی بڑی فضیلت آئی ہے حدیث ابو ایوب مین اسکو برابر صوم دہر کے فرمایا ہی
رواہ مسلم واهل السنن اور حدیث ابن عمر مین کہا ہی خرج من ذنوبه كيوم
ولدته امه رواه الطبراني دوسرے صوم یوم عرفہ ہی یہ موجب حدیث مرفوع
ابی قتادہ کے کفارہ سال گذشتہ و سال آیندہ کا ہوتا ہی رواه مسلم واهل السنن
تیسرے صوم شعبان ہے چوتھے صوم عاشورا اسکا بیان آئیگا پانچوین عمرہ ہی اسکا وقت
سالتمام ہی عائشہ سے کہا تھا کہ انما اجرك فی العمرة على قدر نفقتك اسکو حاکم نے
صحیح کہا ہی حجاج و عمار کو مہمان خدا فرمایا ہی جو مانگین وہ ملے جو دعا کرین وہ قبول
ہو اور جو خرچ کرین اوسکا عوض پاوین رواه البيهقي عن عمرو بن شعيب عن ابيه

شب جمعہ جو عمرہ رمضان میں کیا جاتا ہو اوسکا اجر برابر حج کے ہو نمبر او حضرت کے
ویلہ اخیرہ

## عمل تمام سنہ

ساری عمر میں ایکبار حج کرنا بصورت استطاعت زاد و راحلہ کے تمام مسلمانوں پر
کیا مرد کیا عورت فرض محتم ہے تارک عمداً حج کا باوجود مقدرت وجوب کے
کافر حلال الدم والمال ہے راجح یہ ہے کہ وجوب اس عبادت کا فی الفور ہے اگرچہ تاخیر
جائز ہے اس عبادت اور جملہ عبادات واجبہ وغیرہا کے لیے مال حلال کا ہونا شرط
ہے لیکن اکثر جاہل اسکی پابندی نہیں کرتے کوئی قرض لیکر کوئی بھیک مانگ کر حج کو جاتا ہے
کوئی گھر سے روٹھ کر سفر حج اختیار کرتا ہے ایسے حاجیوں کو بجز محنت و تکلیف کے
کچھ حاصل نہیں ہوتا نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے اللہ نے دین اسلام میں کوئی حرج و عسر نہیں
رکھا ہے جیسے حج یا زکوۃ مثلاً فرض نہیں ہے اوس پر کوئی مواخذہ ان اعمال کے بجا نہ لانے
پر نہوگا پھر بعض حاجی نماز قضا کرتے ہیں اب ایسے حج سے کیا فائدہ کیونکہ حدیث
سے یہ بات ثابت ہے کہ نماز و روزہ و زکوۃ و حج فرضیت میں برابر ہیں بلا تفاوت
جس شخص نے ایک عمل انمیں سے کیا اور تین یا دو عمل نہ کیے تو وہ مسلمان نہیں ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں عری الاسلام وقواعد الدین ثلاثۃ علیہن اسس الاسلام
من ترک واحدۃ منہن فہو بہا کافر حلال الدم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ والصلوۃ

المکتوبۃ وصوم رمضان رواہ ابویعلی باسناد حسن دوسرا لفظ یہ ہو من ترک منھن واحدۃ فھو باللہ کافر ولا یقبل منہ صرف ولا عدل وقد حل دمہ و ماله یعنی اسلام کی رسی اور دین کا قاعدہ تین چیزین ہین جنپر اسلام کی بنیاد ہے جس کسی شخص نے ایک چیز کو بہی اونمین سے ترک کیا وہ کافر ہے اوسکا خون حلال ہے ایک شہادت توحید دوسرے نماز فرض تیسرے روزہ رمضان کا پہر فرمایا کہ اوسکا فرض و نفل کچھہ بہی مقبول نہین ہے بلکہ اوسکا خون و مال حلال ہو زیاد بن نعیم حضرمی کا لفظ رفعا یون ہو اربع فرضھن اللہ فی الاسلام فمن اتی بثلاث لم تغنیہ عنہ شیئا حتے یاتی بھن جمیعا الصلوۃ والزکوۃ وصیام رمضان وحج البیت رواہ احمد وھو مرسل یہ حدیثین دلیل ہین اس بات پر کہ حکم ان چارون رکن اسلام کا فعل و ترک مین یکسان ہو اور ذکر انکا جدا جدا بہت حدیثون مین آیا ہو اور ہر ایک رکن کے ترک پر وعید شدید کفر و نار کی فرمائی ہو تارک نماز کو عمداً یہانتک کہ وقت نکل گیا کافر کہا ہو اور تارک حج کو باوجود استطاعت کے مثل یہودی یا نصرانی کے فرمایا ہو اور تارک زکوۃ کو ناری ٹہیرایا ہو اسی طرح تارک صوم کو بلا عذر عیاذاً باللہ الغرض حج وہ عبادت ہو جو کہ تمام عمر مین ایکبار فرض ہو اور اگر کوئی صاحب شوق مکرر کرے حج بدون ارتکاب منہیات و بدعات کے بجالاوے تو یہ اوسکی سعادت ہے ومن زاد زاد اللہ فی حسناتہ لکن مستورات کے حق مین یہ افضل ہے کہ حج فرض قصر کرین بار بار حج نفل کے لیے گہر سے باہر نہ نکلین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے

کہ حضرت نے سال حجۃ الوداع میں اپنی بیبیوں سے فرمایا تھا ھذہ ثم ظہور الحصر
رواہ احمد وابو یعلی واسنادہ حسن یعنی اس حج کے بعد اب تم چٹائی پر بیٹھو
اس حدیث کو طبرانی نے ام سلمہ سے بھی روایت کیا ہے روایات کے ثقات میں آیا ہے جسکا
لفظ یہ ہے کہ انما ھی ھذہ ثم علیکن بظہور الحصر رواہ الطبرانی احادیث
میں ترغیب حج وعمرہ کی اور فضیلت ان اعمال کی آئی ہے اور عائشہ سے فرمایا تھا
کہ ان لک من الاجر علی قدر نصبک ونفقتک رواہ الحاکم وقال صحیح علی
شرطہما یعنے تیرا اجر بقدر تیری تکلیف وصرف کے ہے جو صرفہ حج میں ہوتا ہے
اوسکا اجر سات سو گنا ہے اسکو احمد وغیرہ نے بریدہ سے رفعاً روایت کیا ہے
حج میں تواضع کرنا اور تبذل کرنا اور کم قیمت کپڑے پہننا باقتدا انبیا علیہم السلام
مرغب فیہ ہے حضرت کا پالان شتر مع کل سامان چار درہم کے قیمت سے زیادہ نتھا اسکو
ترمذی نے انس سے روایت کیا ہے مسجد اقصی سے احرام باندھنے کی بڑی فضیلت
آئی ہے اسی طرح ہر نسک حج کے جیسے طواف واستلام حجر اسود ورکن یمانی
وفضل مقام ودخول بیت ورمی جمار حلق راس وشرب آب زمزم ونحوہا ❊

## ذکر شہر اللہ المحرم الحرام

شروع سال ہجری کا اسی مہینے سے ہوتا ہے احادیث صحیحہ میں بشر وعیت صوم
عاشورا کی آئی ہے نسخ وجوب سے نسخ استحباب کا نہیں ہو سکتا صحیحین میں ابن عباس

سے آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ حضرت نے کسی دن مین افضل ایام سمجہکر روزہ
رکہا ہو مگر اس دن مین اور نہ کسی مہینے مین مگر ماہ رمضان مین ایک جماعت
صحابہ سے صحیحین وغیرہا مین آیا ہی کہ حضرت نے خود بہی روزہ رکہا اور لوگونکو
حکم روزہ رکہنے کا دیا پہر فرمایا کہ یہ دن عاشورے کا ہی اس دن کا روزہ تمپر
فرض نہین ہے لکن مین روزہ دار ہون جسکا جی چاہے وہ آج روزہ رکہے
اور جسکا جی چاہے وہ افطار کرے ابن عمر کہتے ہین اہل جاہلیت اس دن روزہ
رکہتی تہی حضرت نے اور مسلمانون نے قبل فرضیت رمضان کے اسدن روزہ رکہا
حضرت نے فرمایا یہ دن ایکدن ہی ایام خدا سے جو کوئی چاہے اسدن روزہ رکہے
رواہ الشیخان حدیث ابو قتادہ مین فرمایا ہی کہ صوم یوم عاشورا کفارہ ایک سال
گذشتہ کا ہوتا ہی رواہ مسلم یہ بہی صحیح مسلم مین آیا ہی کہ جب آپ نے اسدن روزہ رکہا
تو لوگون نے کہا کہ یہ وہ دن ہی جسکی یہود و نصاری تعظیم کرتے ہین فرمایا سال آیندہ
انشاء اللہ ہم نہم محرم کو بہی روزہ رکہینگے وہ سال نہ آئی کہ آپ کی وفات ہوگئی
دوسری روایت مین یون ہی کہ تم روزہ رکہو نہم و دہم کو اور مخالفت کرو یہود کی
اکثر اہل علم نے کہا ہی کہ نہم کا روزہ رکہنا ہمراہ دہم کے مستحب ہی لکن موسم شیر انا
اس ماہ کا جسطرح جہال کرتے ہین اور ماتم کرنا اس ماہ مین جسطرح روافض کرتے ہین
بدعت مکفرہ ہی صاحب سفر السعادہ نے کہا ہی کہ جتنی حدیثین فضیلت محرم مین
آئی ہین سوا صوم یوم عاشورا کے وہ سب موضوع و مفتری ہین اسکی تصریح

ابن القیم رح نے بھی کی ہو اور جو حدیث توسع رزق کی عیال پر اس دن آئی ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اوسپر انکار کیا ہو اور کہا ہو کہ اس باب مین کوئی حدیث طریق صحیح سے وارد نہین ہوئی اور امام احمد نے کہا لایصح عقیلی نے کہا ہو اوسکی اسناد مین لین ہے وحسنہ ابن حبان ظاہر کلام بیہقی بھی یہی ہے لفظ حدیث مذکور کا یہ ہو کہ ابو ہریرہ نے رفعاً کہا ہو من اوسع علی عیالہ واہلہ یوم عاشورا اوسع اللہ علیہ سائر سنۃ رواہ البیہقی وغیرہ من طرق وعن جماعۃ من الصحابۃ قال البیہقی ہذہ الاسانید وان کانت ضعیفۃ فہی اذا ضم بعضہا الی بعض اخذت قوۃ واللہ اعلم

| | | |
|---|---|---|
| | ذکر ماہ صفر | |

دربارۂ صفر ونہی تطیر بصفر احادیث کثیرہ بطرق متعددہ آئے ہین اہل علم کا اختلاف ہے کہ مراد صفر سے کیا ہو کسی نے کہا پیٹ مین ایک سانپ ہوتا ہو جو وقت بھوک کے کاٹتا ہو کسی نے کہا ایک کیڑا ہو کسی نے کہا مہینا ہو بعد محرم کے اس مہینے مین آفات وفتن ومصائب بہت کثرت سے ہوتے ہین شارع نے اس اعتقاد کے نفی کی اور اسلام نے اوسکو باطل ٹہیرایا کسی نے کہا کہ مراد نسیئی ہے یعنی تاخیر محرم کی صفر تک کہ صفر کو محرم ٹہیراتے عیاض نے کہا اسکے سوا اور بھی اقوال ہین حاصل جملہ اقوال کا یہی تین قول ہین ایک یہ کہ مراد مہینا ہو دوسرے یہ کہ مراد کرم ہے

تیسرے یہ کہ مراد نفی سے ہے کوئی حدیث فضل ماہ صفر مین یا اوسکے ذم مین نظر سے نہین گذری جو اعمال حسنہ ہر ماہ مین کیے جاتے ہین وہی عمل صالح اس ماہ مین بھی کرے اور جو اعتقاد اہل جاہلیت حق مین اس ماہ کے رکھتی تھی اوس سے بیزار رہے کیونکہ وہ مستلزم شرک کو ہوتا ہے اور اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا خواہ صفر کا شرک ہو یا اور کوئی انواع شرک کا بیان رسالہ رعایۃ الایمان مین تفصیل وار لکھا گیا ہے

## ذکر ماہ ربیع الاول

حضرت کی ولادت و وفات اسی مہینے مین ہوئی تھی ۱۲ ربیع الاول کو اس ماہ کو واسطے احتفال مولد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موسم ٹھیرانا بالکل بے دلیل ہے ایک جماعت اہل علم نے قدیما وحدیثا اس احداث کو بدعت ضلالت کہا ہے جیسے شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور قاضی محمد بن علی شوکانی نقشبندی وغیرہم اور جسنے بدعت حسنہ کہا اوسنے غلط فاحش کیا اسلیے کہ کسی حدیث مرفوع صحیح یا حسن یا ضعیف سے حسن کسی بدعت کا ثابت نہین ہوتا ہے بلکہ کلیہ کل بدعۃ ضلالۃ حدیث صحیح ہے اسکے نیچے ہر فرد بدعت کے داخل ہے بدعت کے بہتر درہین ایک دروازہ یہ بھی ہے جس سے جہلاء اہل سنت بھی بدعت مین داخل ہو گئے ہمکو کوئی حدیث فضیلت مین اس شہر کے نہین ملی اور نہ شارع نے ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم ولادت کی خوشی مین محفل آرائی و معصیت پیرائی کیا کرین اور نہ

ہمارے سلف صالح میں کسی نے یہ کام اس اہتمام و نشان و عنوان و اختتام سے
کیا تھا حالانکہ جو محبت اونکو خیر الانام سے تھی وہ کسی خاص و عام میں اسوقت پائی
نہیں جاتی ہے جو کوئی حضرت کی محبت کا مدعی ہو پھر بدعتی بھی ہو تو وہ مغرور یا
مجنون ہے حالانکہ محبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماں باپ اور اولاد خویش
و بیگانہ و تمام خلق سے زیادہ ہونا چاہیے ورنہ پھر ایمان کو سلام ہے اس محبت کا
بیان احادیث صحیحہ میں آیا ہے اوسی طرح پر ہمکو چلنا چاہیے ہمکو کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنی
طرف سے کوئی راہ و رسم تازہ واسطے اظہار و اثبات محبت کے نکالیں اور بدعتی
ٹھہریں حالانکہ علماء حنفیہ نے بھی یہ تصریح کی ہے کہ ادنی سنت پر عمل کرنے سے دل میں
نور آتا ہے اور بدعت حسنہ کرنے سے دل سیاہ پڑجاتا ہے یہانتک کہ نوبت ختم و رین
و طبع کی آجاتی ہے عیاذاً باللہ شیخ عبد الحق نے یہ بات ترجمہ مشکوۃ میں لکھی ہے
اور ملا علی قاری نے مرقات میں فرمایا ہے کہ استنجا کرنا طریقہ مسنون پر بہتر ہے
مدرسہ و رباط بنانے سے اور مجدد رح نے اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ جس مسئلہ میں اختلاف
صوفیہ و علما کا ہوتا ہے اوس جگہہ حق طرف علما کے ہوا کرتا ہے وللہ الحمد والمنة علی ذلک

## ذکر ماہ ربیع الآخر

اس مہینے کی فضیلت میں کوئی حدیث کسی کتاب حدیث میں نہیں ملی شیخ عبد الحق
دہلوی نے کتاب ماثبت بالسنہ میں یہ لکھا ہے کہ اس مہینے میں شیخ عبد القادر جیلانی رح

کی وفات ہوئی تہی اور اونکا عرس نہم ربیع الآخر کو ہوتا ہی اور [illegible] یازدہم
ربیع الآخر سے پہر قصہ وفات کا اور استحسان عرس کا ذکر کیا ہی سو کسی مسلمان کی
وفات سے عالم ہو یا صوفی کسی مہینے مین فضیلت اوس مہینے کی ثابت نہین ہوتی
ہی اگر یہ بات ہوتی تو وہ شہور جنمین وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا
وفات خلفاء راشدین مع بقیہ عشرہ مبشرہ ہوئی تہی یا وفات ائمہ اہل بیت
و دیگر صلحا و اولیاء امت کی واقع ہوئی ہے افضل شہور و ایام شہیر ہوتی
حالانکہ اس بات کا رائحہ بہی کسی آیت یا حدیث یا قول امام مجتہد سے ثابت نہین
ہوا یہی حال اعراس کا ہی کہ نہ نقل سے ثابت ہی نہ عقل سے تا ان فعل بعض مشائخ
کا ہی سو وہ کچہہ حجت نہین ہے بلکہ جسطرح اکثر رسوم اونکے بے اصل ہین اسی طرح
یہ عرس بہی ہی اس بدعت کی بہی بازپرس ہوگی وصیت نامہ شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی مین کہا ہی نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد
اس بدعت کی وجہ سے ایک جہان پیر پرست گور پرست ہو گیا ہی اور لوگ واسطے
بجا آوری اس عرس کے منزلون کا سفر کرکے قبور بلاد دور دست پر جانے لگے
حالانکہ سفر واسطے مجرد زیارت قبر کے بہی شرعاً ثابت نہین ہی پہر عرس کے لیے
جانا کجا روز و تاریخ وفات کو دن عرس کا قرار دینا ایک طرح کی جرأت ہی اللہ
رسول پر اسلیے کہ یہ وفات مصداق لفظ عرس کی اوسی وقت ہو سکتی ہی جبکہ
کسی کا خاتمہ ایمان پر ہونا یقینا معلوم ہو جاے سو یہ بات سوا اون لوگون کے

شفیع مغفرت و شفاعت مغفرت کی یا بشارت جنت کی دی ہو دوسرے یہ
حاصل یہ ہے کہ کتنا ہی بڑا عابد زاہد ولی صالح یا عالم عامل متقی کیوں نہو یعنی
عقاید وہی سارے اہل سنت و جماعت کا جسکو اونہون نے کتب اصول دین میں
لکھا ہو اور ان جسکو ہم متقی صالح دیکھتے ہیں یا عابد زاہد پاتے ہیں اوسکے حق میں یہ جو
حسن ظن ہے لیکن یہ گمان ہمارا مقتضی اسکو نہیں ہے کہ ہم اوسکی وفات کے دنکو
شادی کا دن ٹھیرا کر ایسے کام اوسکی قبر پر یا گھر میں بجا لاوین جسکا حکم ہمکو شارع نے
نہیں دیا ہو حدیث صحیح عائشہ میں رفعا آیا ہو من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه
فهو رد رواه الشيخان وأبو داود ولفظه من صنع امرا على غير امرنا فهو
رد وابن ماجة وفي رواية لمسلم من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد انتهى
عام اس حدیث کے شامل ہے ہر امر جدید و نو پید و احداث و بدعت کو کوئی فرد
کسی بدعت ادنی اعلی کی ایسی نہیں ہے جو کہ دائرے سے اس عموم کے خارج
ہو سکے یہی حدیث تقسیم بدعت کی بھی جڑ کاٹتی ہے نیل الاوطار میں کلام نفیس
مستوفی اوپر اس حدیث کے کیا ہے اور وہ دلیل الطالب میں بھی منقول ہے

## ذکر جمادی الاولی و جمادی الآخرہ

ان دو ماہ کے فضل میں کوئی آیت یا حدیث نظر سے نہیں گزری شیخ عبد الحق
دہلوی نے بھی ان دونوں مہینوں پر کچھ کلام رسالہ ما ثبت بالسنۃ میں نہیں کیا

جو عبادات راتب ہیں یا سنت یا حدیث شریف ثابت ہیں اونہیں عبادات کے لائق ہے
ماہ میں یہی ہے مادست یکے میری ولادت روز یکشنبہ وقت چاشت اول
۱۹ جمادی الاولی سنہ ہجری کو ہوئی تھی اب ۲ شعبان سنہ ہجری کو ۶۳ برس
سے میں تحویل ہوا ہوں اور قرین اقبال و للہ الحمد یکشنبہ کو لغت عرب میں
یوم الاحد کہتے ہیں اللہ نے مجھکو قائل قل ہو اللہ احد پیدا کیا ہے جس وقت میں عدم سے
وجود میں آیا وہ وقت اشراق کا تھا اللہ نے میرے سینہ کی کینہ کو مشرق آفتاب
علم شرع و توحید بنایا ہے و للہ المنۃ

## ذکر ماہ رجب المرجب

شیخ نے اثبات بالسنۃ میں کچھ احادیث فضائل رجب کے لکھے ہیں منجملہ اون کے
اکثر احادیث موضوع و منکر ہیں اور بعض نہایت ضعیف پھر خود ہی یہ بھی فرمایا ہے
فهذه احاديث ذكرت فيما عندنا من الكتب ولم يصح منها على ما قال الواثق
وغالبها الضعيف وجلها موضوع انتہی حافظ ابن حجر رح کی ایک کتاب تبیین العجب
نام ہے اوسمیں احادیث فضل رجب پر کلام کیا ہے اور سب کو لیاقت احتجاج سے
خارج بتایا ہے شیخ علامہ قاضی القضاۃ یمن محمد بن علی شوکانی رح نے کتاب السیل الجرار
میں لکھا ہے لم يرد في رجب على الخصوص سنة صحيحة ولا حسنة ولا ضعيفة
ضعفا خفيفا بل جميع ما روي فيه على الخصوص اما موضوع مكذوب او

وبعضها شديد الضعف وغاية ما يصلح للتمسك به في استحباب صومه

ما ورد في حديث الجلي الباهلي ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال

له صم اشهر الحرم ورجب من الاشهر الحرم بلا خلاف وهذا الحديث اخرجه

احمد وابو داود وابن ماجة لكنه لا يدل على شهر رجب على الخصوص

پھر کہا ہو کہ اولی یہ ہو کہ یون کہا جاے کہ روزہ اشہر حرم کا مستحب ہی اسلیے کہ

اسپر بالخصوص دلیل آئی ہی جسطرح کہ بعد صیام رمضان کے صیام شہر محرم کو افضل

ٹھیرایا ہی اور یہ حدیث ابن عباس کہ حضرت نے نہی کی ہی صوم رجب سے ضعیف

ہے اسکی سند مین دو راوی ضعیف ہین ایک زید بن عبد الحمید دوسرا داود

بن عطا لکن یہ حدیث باوجود اس ضعف شدید کے اس حدیث سے جسمین استحباب

صوم رجب کا آیا ہی قوی تر ہے عمر رضی اللہ عنہ لوگون کو مارتے اور کہتے کہ جاہلیت

والے اس مہینے کی تعظیم کرتے تھے اور حدیث زید بن اسلم مین آیا ہی کہ حضرت سے حال

صوم رجب کا دریافت کیا فرمایا تم شعبان کو چھوڑ کر کدہر گئے یہ حدیث مرسل ہے

روایت ابن ابی شیبہ اس مہینے مین لیلۃ الرغائب درمیان اکثر لوگون کے معروف

ہو یہ پہلی رات جمعہ رجب کی ہوتی ہی مشائخ نے اس رات کے لیے ایک نماز ایجاد

کیا ہی جسکا اہل حدیث نے سخت انکار کیا ہی اور اہل علم نے اوسکے ابطال مین مستقل

کتابین لکہی ہین ابن حجر مکی نے اپنی کتاب مین اون سب نمازون کو جمع کیا ہی

جنکی اصل سنت سے ثابت نہین ہی پہر اون سب کو بدعت منکرہ ٹھیرایا ہی مگر باب

بسنت مین شیخ عبدالحق دہلوی نے اس شب اور اس نماز کی بہی بدعت فرمائی ہے
ایسے ہی وجوہ سے بعض محققین نے اوسکو سنت وحسنی جیسا کہا ہے یا اوسکے
بدعت ہونا اس نماز کا روشن تر ہے اس سے کہ کوئی انسان اوسکے ابطال مین
اشتغال کرے اور وقت عزیز کو ضائع فرمائے شیخ رحمہ اللہ تعالی نے کتوب جیسے
مشائخ صوفیہ سے اونکا اختیار کرنا اسی بنیاد پر تہا کہ بعض مشائخ اس نماز کے
قائل ہین امام غزالی رح نے بہی ذکر اس نماز کا کیا ہے اور ترکیب اوسکی بتائی ہے
سو مجرد قول مشائخ و فعل درا ویش سے کوئی عبادت ثابت نہین ہو سکتی ہے جبتک
اہل علم حدیث و قرآن اوسکے قائل نہون اس جگہہ وہی کلیہ حضرت مجدد کا درست
ہے کہ مسئلہ مختلف فیہ صوفیہ و علما مین ہمیشہ حق طرف علما کے ہوتا ہے اور وجہ کون
شیخ صوفی یا عالم صافی ہے جس سے کسی جگہہ خطا یا سہو یا نسیان یا غلط یا قیاس
غیر معتبر وجود مین نہین آیا ہے اس جگہہ واسطے عمل کے یہ میزان عدل الہی قائم ہے فبشر
عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ
واولئک ھم اولوا الالباب اسی آیت سے یہ مثل سائر ہے ماخوذ ہے خذ ما صفا و
دع ما کدر زبان ماہ رجب مین حضرت کو معراج ہوئی تہی کسی نے کہا ہے رجب کے
وقت شب کے ہوئی تہی مشہور دیار عرب مین اسی طرح ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ
کہ رمضان یا ربیع الآخر کو مکے مین سال دوم مین بعثت سے ہوئی تہی واللہ اعلم
الغرض جتنے بدعات اس ماہ مین طرف سے عوام و خواص صوفیہ وغیرہ جہال کے مروج

بسبب خیالات ہین جو اپنا دین چھوڑ کر رکھتا ہو وہ یقین جانتا کہ کبھی جب
نہین ایک دام شبہ مین گرفتار ہوکر اسلام کو برباد دے حدیث مین فرمایا ہے

المؤمنون وقافون عند الشبہات

## ذکر شہر شعبان معظم

اس ماہ کے حق مین اوراد صحیحہ آئی ہین عائشہ صدیقہ فرماتی ہین جسقدر روزے حضرت اس ماہ مین رکھتے کسی مہینے مین نہ رکھتے گویا تمام ماہ روزہ دار رہتے یہ حدیث صحیحین وغیرہما مین کئی طرق سے بالفاظ چند آئی ہے دوسرا لفظ یہ ہے کان یصومہ الا قلیلا بل کان یصومہ کلہ ام سلمہ کا لفظ نزدیک اہل سنن کے یون ہے کہ روزہ نہ رکھتے سال مین کسی ماہ کا تمام ماہ مگر شعبان کا کہ اوسکو رمضان سے ملاتے ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے کان یصوم شعبان ورمضان وحسنہ الترمذی شیخ نے ماثبت بالسنہ مین وہ حدیثین لکھی ہین جو فضیلت شب نصف شعبان مین بالخصوص آئی ہین اور ایک جماعت صحابہ سے رفعا ووقفا نزدیک بیہقی وغیرہ کے مروی ہین اسی طرح وہ احادیث جو قیام شب نیمہ شعبان مین اور صیام یوم شعبان مین وارد ہین اسی طرح وہ اذکار وادعیہ جو کہ اس بارے مین آئے ہین سو کتاب ترغیب وترہیب منذری ان احادیث مذکورہ پر مشتمل ہے بلاد ہند مین یہ رسم ہے کہ اس رات کو دیوارون اور گھرون پر چراغ جلاتے ہین آتش بازی

کرتے ہیں سو یہ بدعت سخت شنیع و فظیع ہی اور بالکل بے اصل بلکہ اسکا گناہ کبیرہ
یقینا ثابت ہوتا ہی اسلیے کہ شب کے واسطے قیام و ذکر کے ہے اور دن کے واسطے صیام
و فکر کے اوسکی ضد میں اس رات اشتغال لہو و لعب محرم کرنا بلا شبہ جرم کبیرہ ہے اور
یہ بدعت سوا بلاد ہند کے دیگر بلاد اقالیم میں سنی دیکھی نہیں گئی نام کے مسلمانون
نے جو کام مشرکین کا کرتے ہیں اس تماشے کو رسم ہنود سے اشتقاق کیا ہے
اونکے یہان دیوالی ہوتی ہے انکے یہان شب برات سے پہلے جشن روشنی
چراغان کالی پر کرتے ہیں یا اصل میں آتش پرست ہیں ان جہلا اسلام نے اس کو
مجوس و ہنود دونون سے اخذ کیا ہی فما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ

## ذکر شہر مبارک رمضان شریف

یہ مہینا صیام و قیام کا ہی اس مہینے کا تمام ماہ روزہ رکھنا ایک رکن ہی اسلام کا
کتاب و سنت دونون سے فرضیت و فضیلت اس صیام و قیام و ماہ کی بخوبی ثابت
ہی احکام صیام و قیام کے رسائل فقہ سنت میں لکھے گئے ہیں مختصر تعلیم الصیام بہی
اسپر مشتمل ہے سلمان فارسی کہتے ہیں حضرت یعنی ع ماہ تمام رسالت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمکو خطبہ سنایا آخر روز ماہ شعبان میں اوسمین یہ بہی ارشاد کیا کہ ای لوگو تمہارے
پاس ایک بڑا مہینا آیا برکت والا اسمین ایک رات ہی جو بہتر ہے ہزار شب سے
اللہ نے اسکے روزون کو فرض کیا ہی اور قیام شب کو نفل ٹھیرایا جسنے تقرب کیا

اس مہینا میں کسی خصلت خیر کے ساتھ مثل اوس شخص کے ہی جسنے کوئی فرض ادا
کیا اور مہینوں میں سوا اس ماہ کے اور جس شخص نے اس ماہ میں کوئی فرض ادا کیا
وہ مثل اوس شخص کے ہے جسنے ستر فرض ادا کیے اس ماہ کے سوا یہ مہینا ہی صبر کا
صبر کا بدلا بہشت ہی یہ مہینا ہی مواسات کا یعنے کہلانے پلانے کا راہ خدا میں
یہ وہ مہینا ہی جسمین رزق ایماندار کا زیادہ ہوتا ہی جو کوئی اسمین کسی روزہ دار کا
روزہ کہلواتا ہی اوسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اوسکی گردن آگ سے آزاد ہوتی ہی
اور اوسکو برابر صائم کے اجر ملتا ہی بغیر اسکے کہ صائم کے اجر میں سے کچھ کم ہو جاوے
کہا اے رسول خدا ہم سب نہیں پاتے کہ صائم کو افطار کرائیں فرمایا اللہ یہ ثواب
اوسکو دیتا ہی جسنے کسی کا روزہ ایک قطرہ شیر یا ایک دانہ کہجور یا ایک گہونٹ
پانی پر افطار کرایا اور جسنے روزہ دار کو کہانا کہلایا اللہ اوسکو میرے حوض سے
پانی پلائیگا وہ پہر کبھی پیاسا نہو گا یہانتک کہ جنت میں جاوے یہ وہ مہینا ہی جسکا
اول رحمت ہی اور اوسط مغفرت اور آخر آزادگی ہی نار سے اور جسنے تخفیف کی
کام کی اپنے غلام سے اس ماہ میں تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہی اور آگ سے آزاد کردیتا ہے
اخرجه البیهقی فی شعب الایمان میں کہتا ہوں فضائل رمضان و صوم و قیام
رمضان میں احادیث کثیرہ صحیح آئے ہیں اگر کوئی حدیث بہی نہ آتی تو یہی ایک حدیث
کفایت کرتی ہے اس ماہ میں اعتکاف کرنا افضل ہے اور مہینوں سے خصوصاً عشرہ
اخیرہ رمضان میں زیادہ مؤکد ہے اسکی آئی ہی اس ماہ میں کوشش کرنا عمل صالح میں

نسبت اور ایام کے مستحب ہی مسنون ہی خصوصا قیام کرنا شبہای لیلۃ القدر میں ہی

رمضان و عید و سنت ندہ وار خویشتنم      کہ تلخ کرد برای تو خواب شیرین را

لیکن تعیین میں اوسرات کے اختلاف ہی شوکانی رح نے شرح منتقی میں ۴۶ قول نقل کیے ہیں مع دلیلوں کے پھر راجح کو مرجوح سے جدا کرکے بتادیا ہی منشاء غالب اسکا شبہای طاق عشر آخر ہی خصوصا شب بست و ہفتم واللہ اعلم لیکن جسکو کسب خیرات پر حرص ہی وہ جملہ لیالی میں اوسکی جستجو کرتا ہی

بجستجو سے نیابد کسی مراد و لے      بکسے مراد بیابد کہ جستجو دارد

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہی جسنے روزہ رکھا اور قیام کیا شب قدر کا ایمان و طلب اجر کے لیے اوسکے سارے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہی کہ آیا پاس تمھارے مہینا رمضان کا یہ مبارک مہینا ہی اللہ نے اسکا روزہ تمپر فرض کیا ہی اس مہینے میں دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں اور جحیم کے بند ہو جاتے ہیں سرکش شیاطین جکڑ بند کر دیے جاتے ہیں اسمیں ایک رات ہی جو بہتر ہی ہزار رات سے جو کوئی اوسکے خیر سے محروم رہا وہی حرمان نصیب ہی رواہ احمد والنسائی

## ماہ شوال

یہ مہینا پہلا مہینا ہی اشہر حج کا اسمیں دن ہی عید و مغفرت ذنوب کا احکام اس

اس عید کے مسائل جو سنت میں ہیں نماز عید کی بشاشت سنت عید کے ادا کرنا چاہیے پہلا قول تقلید مذہب کے نماز واجب ہے جسکے بیان کا سمع کلام نثر یہ ہے کہ خطبہ جو ہے کیا ہے اس نماز میں سنت ہے نہ نفل نہ قبل اور نہ بعد نماز دو تکبیر قرأت سے پہلی رکعت اولی میں سات تکبیریں ہیں دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پھر دو خطبے بعد نماز کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہے کہ عمل حرمین شریفین زاد شرفہما یہی ہے کہ اولی رکعت میں سات اور دوم میں پنج تکبیر قبل قرأت کے ہوں پھر اسی کو راجح ٹھیرایا ہے یہ دونوں خطبے مسنون ہیں نہ واجب اور قبل نماز کے اس جگہہ خطبہ پڑھنا یا بیٹھکر پڑھنا بدعت ہے

## ماہ ذیقعدہ

یہ کوئی حدیث فضیلت پر اس ماہ کے نہیں ملی مگر یہ مہینا بھی اشہر حرم میں سے ہے یہ کیا کم فضیلت ہے حاجی اس ماہ میں احرام حج یا عمرہ کا باندھ سکتا ہے باقی لوگ جمیع عبادات معمولہ یوم و لیلہ و اوراد وغیرہ بجالاویں

## ماہ ذیحجہ

یہ خاص مہینا ادائی فریضہ حج کا ہے عشرہ ذیحجہ کے فضائل احادیث صحیحہ میں آئے ہیں اس جگہہ بھی ایک حدیث کفایت کرتی ہے کہ ابن عباس نے رفعا کہا ہے

ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هذه الایام العشر قالوا
یارسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله قالوا ولا
الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله
فلم یرجع من ذلک بشئ اخرجه البخاری اسی طرح فضیلت واستحباب صیام
عشر ذی الحجہ کا بخصوصہ آیا ہی مراد نو دن ہین انمین سب سی زیادہ موکد تر صوم یوم
عرفہ ہی لیکن نہ واسطے حاجی کے بلکہ اوسکے لیے جو گھر مین ہو یہ روزہ کفارۂ
ذنوب دو سالہ ہوتا ہی گذشتہ وآیندہ اس دن مین قربانی ہوتی ہی ہر دن یعنی چار دن
ایام تشریق مین تکبیر پکاری جاتی ہے احکام حج کے تعلیم الحج وایضاح الحجہ وطراز حج
مین لکھے گئے ہین عمدہ تقربات اس ماہ مین ذبح اضحیہ ہی خون زمین پر پیچھے گرتا ہی
اور قبول پہلے ہو جاتا ہی مگر مال حلال سے ہو نہ حرام سے لن ینال الله لحومها
ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم آج پنجم شعبان روز سہ شنبہ ۱۳۰۵
ہجری کو یہ رسالہ ایک روز مین ختم ہوا ختم الله لنا بالحسنی وزیادة ورزقنا فی دار
الآخرة حسن المآب والسعادة والحمد لله اولاً وآخراً